شمس الرحمٰن فاروقی

چار سمت کا دریا

کتاب نگر دین دیال روڈ لکھنؤ ۳

مصنف: شمس الرحمٰن فاروقی

ناشر: کتاب نگر، دین دیال روڈ، لکھنؤ۔۳

مطبع: نامی پریس لکھنؤ

مصور: نیر مسعود

خطاط: اے اے زیدی لکھنوی

پہلی اشاعت: دسمبر ۱۹۷۷

قیمت: ۶ روپے

ترتیب: نیر مسعود، جمیلہ فاروقی، مرغوب حسن

خلیل الرحمٰن اعظمی کے نام

کلید

تا شیر بدم شکار ما بود پلنگ
سالار بدم بہ ہر کہ کردم آہنگ
تا عشق ترا بہ بر در آوردم تنگ
از بیشہ بروں کردم را روبہ لنگ

ابو سعید ابی الخیر

دیباچہ

(۱)

غالب آزادۂ موحد کیشم
بر پاکیٔ خویشتن گواہ خویشم
گفتی بہ سخن بہ رفتگاں کس نرسد
از باز پسیں نکتہ گزاراں پیشم

(۲)

... I have nothing but the worn out letters
of dictionaries, and the rare
love-prompted term grows feeble,
making mournful rhetoric.

EUGENIO MONTALE

فهرست

فہرست بہ اعتبارِ ردیف اور
اوّل مصرع بہ لحاظِ حروفِ تہجی

چار سمت کا دریا

ا

بستی پھیلے ہوا میں سب کو دھن ہے
صاحب دل کو تو ماہ نو ناخن ہے
لیکن مجھ سے زمیں غلاموں کا کام
مفعولن مفعول مفاعیلن ہے

۲

ہر آگ کو نذرِ خس و خاشاک کروں
ہر سیل کو برباد سرِ خاک کروں
اے شیشۂ آہنگ میں معنی کی شراب
کہہ دے تجھے کس درجہ میں بیباک کروں

چار
سمت
کا
دریا

۳

کنجشک کو چیتے سا جگر دے دینا
گل برگ کو بجلی کا ثمر دے دینا
ہے سہل تجھے مگر ہے سب سے آساں
بے تاب دعاؤں میں اثر دے دینا

۴

اب شعلۂ خس پوش کو آزادی دے
خوابیدہ نگہ تیغ ہے صیادی دے
یہ برق نہاں حجرۂ کم نور میں ہے
کم نوری کو اب دولت بربادی دے

۵

سورج سے نیا ربط نہانی دے دے
مرجھاتی شعاعوں کو جوانی دے دے
تونے تو پتھر میں شرر ڈالا ہے
یاقوت نگہ کو پھر سے پانی دے دے

٦

اک آتش سیال سے بھر دے مجھ کو
اک جشن خیالی کی خبر دے مجھ کو
اے موج فلک میں سر اٹھانے والے
کٹ جائے تو روشن ہو وہ سر دے مجھ کو

۷

زنداں میں کیوں ہے جلوہ گر سامنے آ
سورج چہرے سے بے خبر سامنے آ
خنجر سے زباں بوسہ دلا دے اک بار
آنکھوں میں کرن بن کے اتر سامنے آ

۸

تھا خفتہ فلک کس نے کہا سامنے آ
بادل سا گونجا ہے خلا سامنے آ
کس خاک گلے میں ہو یہ خاشاک سی پھانس
آنکھوں کے سوا میں تو چلا سامنے آ

۹

تجھ سا نہیں دنیا میں کوئی تنہا آ
اُڈا ہے چار سمت کا دریا آ
یہ نیم شبی گنجان آتنی کب تھی
مٹنے کو ہے تیری آوازِ پا آ

۱۰

تاریک رگیں لہو سے روشن کر دے
شادابی زر کو زیب دامن کر دے
اے شمع فروزاں پس لوح سحری
بادل آنکھوں کو برق مسکن کر دے

۱۱

جا بر لمحوں کی خاموشی بھی سن
اونچی چوٹی کی کم گوشی بھی سن
اے نیلی بجلی سلگانے کی ہوس
کالی آندھی کی سرگوشی بھی سن

۱۲

ریشہ ریشہ بکھر گیا میں نہ کہ تو
اپنی تہ میں اتر گیا میں نہ کہ تو
اے سر چکرانی وسعت کے مالک
تھکتے تھکتے ٹھہر گیا میں نہ کہ تو

۱۳

دیدار ہوس سے میں ہوں بیتاب کہ تو
عالم ہے ترا عالم اسباب کہ تو
ہر صفحۂ ناخواندہ کو بھرنے والے
دریائے فراقت شدہ پایاب کہ تو

۱۴

مٹی ہیں، ہوں گے ہی زمیں کا پیوند
پھیلے ہوئے چار سمت اصلاً پابند
ہم جڑ سے اکھاڑے ہوئے اشجار کے برگ
گلشن نہ دمد از خود یاراں چہ کنند

۱۵

پستی بھی ہے اک طرح بلندی کی حد
فانی کو پکارتی ہے آوازِ ابد
ممکن ہے سنے برگ بھی حرفِ طوفان
صد ہاست سخن کہ کس بہ ناکس گوید

۱۶

میں وقت کا بندی تھا رہائی کا ہی غم
زنجیر شکستگی ہے صوت ماتم
تھی بند سلاسل میں بھی ذلت لیکن
آن درد دگر بود کہ خنداں خوردم

۱۷

کل تک تو میں تھا نوری دشت ایمن
صد شعلۂ سرخوش میں تھا الجھا دامن
اب راکھ کا ڈھیر ہیں در و بام نگاہ
با زندگی خویش چساں کردم من

۱۸

کانٹوں کا جنگل اشکوں سے سینچا
پھر اس کو لہو رنگ سے گلزار کیا
اب شوخی جاں زنگ کے صحرا میں بھی
در آتش سرد خفتہ بمیند مرا

۱۹

اک رات ہوں جس کو کہ سویرا نہ ملا
اک ناگ ہوں جس کو کہ سپیرا نہ ملا
اک سحر ہوں ساحر بھی جسے بھول گیا
اک شہر ہوں جس کو کہ لٹیرا نہ ملا

۲۰

سر میں ہے تپاں طاقت جتنی ہے ابھی
پیچیدہ دھواں ہیں شان اتنی ہے ابھی
رہ رہ کے یہ پوچھتی ہے ثابت قدمی
پسپا ہونے میں دیر کتنی ہے ابھی

۲۱

اس ملک میں صدیاں ہوئیں آئے کہ ابھی
اس رات گریں گے ہم پہ پردے کہ ابھی
اکتاہٹ شور و غل سے کہتی ہے بتا
کچھ دیر میں اٹھیں گے یہاں سے کہ ابھی

۲۲

پنہچی تھی گرم تھی ہواؤں میں ابھی
جولاں تھی مثل خوں دعاؤں میں ابھی
سینے میں مرے یارِ وفادار کی سانس
روشن ہو کر ملی نواؤں میں ابھی

۲۳

تنہا نہیں جاں دادۂ کثرت ہوں ابھی
سچا ہوں تصویر کی صورت ہوں ابھی
افلاک کی کال کوٹھری کے پاتال
آنکھیں مری مت کھول حقیقت ہوں ابھی

۲۴

جنگل تھرا اٹھا ہے سویا تھا ابھی
سنسان ہوا سے کوئی بولا تھا ابھی
ساکت گمبھیر فرش شب کے اوپر
لمبے قدموں سے کون گزرا تھا ابھی

۲۵

خوشبو سے بھری رات کی رانی ہے یہ رات
بچپن کی سنی کوئی کہانی ہے یہ رات
اسرار کے دریاؤں کا پانی ہے یہ رات
مردار سمندر کی روانی ہے یہ رات

۲۶

ہر چھوٹی پہاڑی پہ افق کا ہے گماں
ٹھہراؤ ہے یا وقت بنا ہے زنداں
نیلے کہرے کے بازوؤں میں میداں
چپ چاپ پراسرار سا لیٹا ہے یہاں

۲۷

رنگیں ٹہنی شجر کی زیب دامن
تاریک گھنیرا ہے سبزے کا بدن
ان سب میں ممتاز مثال گلخن
ہے برگ کی زرد سرنگونی روشن

۲۸

(در صنعت منقوطہ)

جب شبت تشنج بجبین جبینی
جب نبضین بچین بتشنیب تبی
تب شقشقت شب بتجیب غیبی
شب نقش نقیب فیض جشن تیزی

۲۹

پہنا کے مجھے تاج ہوائے صرصر
رکھا تھا آوارۂ وادی شرر
پا سوختہ اب ساحل لاحاصل پر
میں خاک ہوں میرا ثانی پیدا کر

۳۰

دوری ہے افلاک نگہ کے لیے ڈھال
ہے دیدہ بہ وصف بے نیازی پامال
اس آنکھ میں جو دیکھتی ہو اک ہی خال
ٹوٹا ہوا آئینہ ہے پانی کی مثال

۳۱

مٹی کی عجب خانہ خرابی دیکھوں
پانی میں نیا رنگ گلابی دیکھوں
آندھی نے گرا دیئے گھروندے سارے
ننھی گڑیا کی بے حجابی دیکھوں

۳۲

اک بھیڑ ہے اندھی سی چلی آتی ہے
اک تیغ حقارت ہے کہ لہراتی ہے
اک جنگل اگ رہا ہے لمحہ لمحہ
اک بوند بچی تھی سو بہی جاتی ہے

۳۳

شہ رگ میں جو شے رواں ہے اس کو روکو
یا معصوم آنکھوں ہی سے مٹھی بھر لو
یہ بھی جو نہ کر پاؤ تو سر کاٹ لو پھر
زخمِ گردن پہ ہونٹ رکھ دو ڈگو

۳۴

پتھر ہے زمین بیج بونا مشکل
گہرا دھبا دل سے دھونا مشکل
ان چیختی راہوں کے شہیدوں سے کہو
مت جاؤ انھیں دفن بھی ہونا مشکل

۳۵

اب موجِ نگہ غبارِ خونیں بن جائے
زخمِ جگری باعثِ تسکیں بن جائے
اے رنگِ ہوائے دل بکھر جا اتنا
ہر تارِ نفس ٹوٹ کے سنگیں بن جائے

۳۶

رنگینیٔ خوں تازہ بیانی رک جا
حرفوں کی پر اسرار کہانی رک جا
وہ دور چمک چاندنی ٹکراتی ہوا
لائی ہے پیغام زبانی رک جا

۳۷

اے سر بہ فلک پیڑ جوانی رک جا
بل کھاتے سر پٹکتے پانی رک جا
اے برف پہ طوفان تعاقب کے سوار
فانی ہے سب فانی فانی رک جا

۳۸

تھمتا ہے کسی سے اب یہ سیلاب کہاں
رکتا ہے نیا سلسلۂ خواب کہاں
سورج نے ڈھا دی شب سے پہلے پہلے
ٹوٹی پھوٹی شام کی محراب کہاں

۳۹

رفتار و صدا گنبدِ افلاک میں آئے
کچھ رنگ حیا دیدۂ چالاک میں آئے
ہر چیز مقید ہے کسی کے دل میں
دل ٹوٹے تو جاں نقش کفِ خاک میں آئے

۴۰

مٹی سے بھرے جام کو خالی کر لوں
بے فائدہ گردش ہے مثالی کر لوں
ٹوٹے تو کسی طرح شب موت طلسم
کیا خودکشی اے ہمت عالی کر لوں

۴۱

کس خوف کا داغ ماہ وادید میں ہے
کیا آنکھ ہے جو محاذ خورشید میں ہے
کیسی ہے نسیم وہم اڑتے ہیں جھکے
کس سانپ کی آمد شب تجدید میں ہے

۴۲

دل بھی دامن ہے پھیلاؤ سرِ شب
موتی سی بارش برساؤ سرِ شب
جب جوشِ سیل سے منور ہو دماغ
ان کڑوی بوندوں میں نہاؤ سرِ شب

۴۳

راتیں، راتوں کا گہرا نیلا رنگ
اک خواب اکیلا گہرا نیلا رنگ
جلتی بجھتی شمع نفس کی دھڑکن
دن رات کا پہرا گہرا نیلا رنگ

۴۴

چہرے کی حقیقت مٹی پانی پھول
میدان کی وسعت مٹی پانی پھول
اے رشتۂ نو شیں میں لپٹی ہوئی موت
ہم جلیسوں کی نخوت مٹی پانی پھول

۴۵

اک سانولی ننھی بستی باغ خزاں
کیا بے خبری تھی بستی باغ خزاں
کچھ دھوپ دمکنے کا تو موقع دیتی
اک شب سے گزری بستی باغ خزاں

۴۶

جنگل سے گھنے خواب حقیقت رمِ شب
بوجھل بکھرے خواب حقیقت رمِ شب
بستر کی ہر شکن پسینے سے تر
یا حبس بھرے خواب حقیقت رمِ شب

۴۷

انجانی آواز سفر خوشبو تم
اک پیاسا شہباز سفر خوشبو تم
یہ لامتناہی رگ قربت کی چبھن
نقش نوطناز سفر خوشبو تم

۴۸

اک شعلہ نم دردِ جدائی تہ خاک
گل شاخ کا خم دردِ جدائی تہ خاک
اے ٹوٹتی سانسوں میں بکھرتی ہوئی رات
ہستی نہ عدم دردِ جدائی تہ خاک

۴۹

پیوستہ ہوس کا جنگل، شام ہوا
رگ رگ میں ٹپکتا جنگل، شام ہوا
اونچی چھت سے نیل فلک کا منظر
خنجر سے نکیلا جنگل، شام ہوا

۵۰

اس آنکھ کا منظر بادل دریا دھوپ
کس بات کا پیکر بادل دریا دھوپ
ہر صدمۂ آواز پہ تھراتا ہوں
کیا گزرے گی تم پر بادل دریا دھوپ

۵۱

دریا، دریا میں ناؤ کاغذ کا مرکاں
گردن، گردن آب گھر میں طوفاں
کوئل، کوئل کی کوک پھولوں میں پھوار
آنکھیں، آنکھوں میں دردرفتہ لرزاں

۵۲

پتا کھڑکے جدھر کھٹکتی ہے ہوا
ہریالے کھیت میں مٹکتی ہے ہوا
چمکیلی انگلیوں کے چبھنے کا سماں
پیڑوں کی چھاؤں میں چٹکتی ہے ہوا

۵۳

سب نقش مٹاتی ہے ہوا رک رک کر
کھلتے ہیں لب سرخ سزا رک رک کر
گہرے پانی کی خاموشی سن لے
اس دشت میں روتی ہے صدا رک رک کر

۵۴

ہیں زخم صدا کہ جگمگاتے ہوئے باغ
کالی لمبی ندی پہ روشن ہیں چراغ
کوندی ہے منجمد فضا میں دیکھو
الفاظ کی تلوار معطر بے داغ

۵۵

تا حدِ نظر دھوپ کا صحرا دیکھوں
اور اس پہ تری آنکھ کا سایہ دیکھوں
جب آنکھ کھلی تھی تو نہ دیکھا کچھ بھی
اب بند ہے جو آنکھ تو کیا کیا دیکھوں

۵۶

سامانِ صد تباہ یعنی میں ہی
خاکسترِ بے نگاہ یعنی میں ہی
اونچا اڑ کر ہوا میں گھلنے والا
تحریرئی بے گواہ یعنی میں ہی

۵۷

اسرار نمودار ہے چھوٹوں میں بھی
ٹوٹی ہے ضربِ دل تو ٹوٹوں میں بھی
ٹھنڈک سی برس رہی ہے مہتاب فنا
تو آنکھ ادھر کر لے تو لوٹوں میں بھی

۵۸

گھرا ہوں، لوٹ آؤں میں نے پوچھا
دیکھا ہے، بھول جاؤں میں نے پوچھا
ان آنکھوں کو کھولے ہوئے ہر بچۂ شیر
آنکھوں کو چھوڑ آؤں میں نے پوچھا

۵۹

پانی میں کرن چھپی ہے میں نے سیکھا
تجلی کا نشاں بنی ہے میں نے سیکھا
چومے ترے اظہار کو ترسے ہوئے ہونٹ
ہر تشنہ لبی نمی ہے میں نے سیکھا

۶۰

ہونٹوں کی نمی چبھن ہے میں نے سمجھا
شادابیٔ جسم فن ہے میں نے سمجھا
بجلی سے جلی شاخ کو تلوار کہا
شیطانی ہنسی چمن ہے میں نے سمجھا

٦١

ہڈی میں چھری گماں ہے میں نے جانا
ہر آنکھ کڑی کماں ہے میں نے جانا
گہری بھاری ضرب کو گل بوسہ کہا
چوڑی کی کھنک فغاں ہے میں نے جانا

٦٢

یہ حرف ہے جو خوں ہو میں نے سوچا
بھا اہل دل ذوفنوں ہے میں نے سوچا
یہ شعلۂ بوسیدہ اتاروں پھینکوں
ننگا ٹھنڈا جنوں ہے میں نے سوچا

٦٣

ہر جسم صدا ستم ہے میں نے دیکھا
ہر شوق قبا چمن عدم ہے میں نے دیکھا
افعی کا نفس نسیم میں نے جانا
طاؤس کا پاؤں خم ہے میں نے دیکھا

۶۴

اک لطف سا رقص مہ بیتاب میں تھا
شعلے کا مزا ساغر گرداب میں تھا
گہرا پانی پھیل رہا تھا سر شام
یا سبز دھواں چشمۂ بے خواب میں تھا

٦٥

ہے موجِ صبا سے بڑھ کر کیا زنجیر
سناٹا خود طوفانوں کی تفسیر
سیلاب کناروں کو کھا جاتا ہے
چلتی ہے چٹانوں پہ ہوا کی شمشیر

۶۶

بارش کا جوش ہے اُڑا ہے سبزہ
ہے شورِ نمو گونج رہا ہے سبزہ
پتی پتی پہ لکھوں نامِ نامی
وہ آنکھ نہ تر کرے تو کیا ہے سبزہ

٦٧

(در صنعت مہملہ)

ہر سر کو ہر درد کا سودا لکھا
الہام کو اوہام گوارا لکھا
ادراک کا دھوکا ہوس اصل کو ہو
ہر اصل کو ادراک کا دھوکا لکھا

۶۸

ہر نقش کو نیرنگ سے بھرتا جاؤں
ہر پھول کو چوم یوں نکھرتا جاؤں
ہر سر پہ بلند تاج دھرتا جاؤں
جتنا ہو افق دور ابھرتا جاؤں

۶۹

لمبی ڈھلواں گلی، اترنا ہے مجھے
کٹتے ہی سرِ صبح گزرنا ہے مجھے
ٹھنڈا پانی رگ رگ بھرنا ہے مجھے
جتنا چاہوں جی لوں مرنا ہے مجھے

۶۰

دل شاد کروں خاک سے اوپر اٹھوں
ذرہ ہوں مگر مہر کا ہم سر اٹھوں
جب دیکھوں بے خوف ہو منظر اٹھوں
وہ وقت بھی ہوگا کہ میں مر کر اٹھوں

۷۱

ویرانیٔ میداں سے گزرتا پھر بھی
تنہا غارِ شب میں اترتا پھر بھی
تو کچھ ہے اگر وہم بھی یکسر ہوتا
میں تیرے دریا سے ابھرتا پھر بھی

۷۲

سویا ہے بدن کیوں ہوس آثار ترا
نیلم سا جھلکتا ہے دیدار ترا
دوری کی روشنی میں گم کردہ راہ
آ دیکھ جا میں ہوں ہمیں ہوں دلدار ترا

۷۳

دل کے دریا میں پانی، ذکر کروں
تو خود ہی اپنا ثانی، ذکر کروں
روشن رہ فرداست ز نقش دیروز
ہر چار طرف حیرانی، ذکر کروں

۷۴

تیری بھینی خوشبو تجھ سے نہیں دور
کلیاں منھ میں لے کر اڑتے ہیں طیور
بگذار کہ من رنگ شکستن دارم
می تاب بہ تنہا ہمہ پنہاں بے نور

۷۵

مجھ کو بھول جائیں خوش ہو لیں ذرا
ٹیڑھے کانٹے سے قفلِ دل کھولیں ذرا
تخلیق کی تنویم سے جاگے ہیں ابھی
دشنام کی بوچھار میں منہ دھولیں ذرا

حرف آخر

ہر شے کہ سفیدی و سیاہی فہمید
مپسند کہ سرِ حق کماہی فہمید
گفتم سخنے لیک پس از کسب کمال
خواہی فہمید چوں نہ خواہی فہمید

بیدل

میزان الاوزان

.... چھ وجہوں کی آویزش سے ساتھ چار وجہوں رکن چہارم کے چوبیس وجہیں حاصل ہوتی ہیں کہ ان کو اوزان ترانہ کہتے ہیں.... تفصیل ان کی یہ ہے جو لکھی جاتی ہے:

مفعول مفاعیلن مفعول فعل	مفعولن مفعولن مفعول فعل
مفعول مفاعیلن مفعول فعول	مفعولن مفعولن مفعول فعول
مفعول مفاعیلن مفعولن فع	مفعولن مفعولن مفعولن فع
مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	مفعولن مفعولن مفعولن فاع
مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	مفعولن مفعول مفاعیل فعل
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	مفعولن مفعول مفاعیل فعول
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	مفعولن مفعول مفاعیلن فع
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

[معیار الاشعار مع ترجمۂ اسیر موسوم بہ زرِ کامل عیار (نول کشور ۱۹۰۳) حہ ۱۵۲] اس کتاب میں یہ تمام اوزان استعمال کیے گئے ہیں۔ (ناشر)

۱۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

" " " "

" " " فاع

" مفعول " فع

۲۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

" " " "

" " " "

" " " "

۳۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

" " " "

" مفاعلن " "

" مفاعیل " "

۴۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

" " " "

" " مفاعیل فعل

" " مفاعیلن فع

۵۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

" " " "

مفعولن مفعول " "

مفعول مفاعلن " "

۶۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

" " " "

" مفاعلن " "

" مفاعیل " "

۷۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

" " " "

مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

" " مفاعیل فعل

۸۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

مفعولن مفعول " "

مفعول مفاعیل " فعول

" " " فعل

۹۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

مفعولن فاعلن " "

مفعول مفاعیلن مفعول "

" " " "

۱۰۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

" " " "

" مفاعیل مفاعیل فعل

مفعول فاعلن مفاعیلن فع

۱۱- مفعولن مفعولن مفعولن فع
" " " "
" " مفعول فعل
" " مفعولن فع

۱۲- مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
" " " "
" مفعولن مفعولن فع
" فاعلن مفاعیل فعل

۱۳- مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
" مفاعیل " "
" " مفاعیلن فع
" " مفاعیل فعل

۱۴- مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
مفعول مفاعلن " "
" مفاعیل مفاعیل فعول
" مفاعیلن مفعول "

۱۵- مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
" مفاعلن مفاعیل فعل
" مفاعیل مفاعیلن فاع
" مفاعلن " فع

۱۶- مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
" مفاعلن مفاعیلن فع
" مفاعیل " "
" " " "

۱۷- مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
" " " "
" مفاعلن مفاعیل فعول
" مفاعیل مفاعیلن فع

۱۸- مفعولن مفعولن مفعولن فع
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
" " " "
" مفاعلن " "

۱۹- مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
" " " "
" " " "
" " " "

۲۰- مفعول مفاعیلن مفعول فعل
" مفاعلن مفاعیل "
" " " "
مفعولن فاعلن " "

۲۱- مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
" مفاعلن " "
مفعولن فاعلن " "
مفعول مفاعیل " "

۲۲- مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
" " " "
مفعول مفاعیل " فعول
مفعولن فاعلن " فعل

۲۳- مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
مفعولن مفعول " "
مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

۲۴- مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
مفعول مفاعلن " "
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
" " مفاعیل فعل

۲۵- مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
" " " "
" " " "
" " " "

۲۶- مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
" " مفاعیلن فاع
مفعولن فاعلن " "
مفعول مفاعیل " "

۲۷- مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
مفعول مفاعیلن مفعول فعل
مفعولن مفعول مفاعیلن فع
مفعول مفاعلن " "

۲۸- مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
مفعولن مفعول مفاعیل فعل
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
" مفاعلن " "

۲۹- مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
مفعولن مفعول مفاعیل فعل
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
" مفاعیلن مفعولن "

۳۰- مفعولن مفعول مفاعیل فعول
مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
" مفاعیل مفاعیل فعول
" " " "

۳۱۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

″ ″ ″ ″

″ مفاعلن ″ فع

مفعولن فاعلن ″ فاع

۳۲۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

″ ″ ″ ″

مفعولن فاعلن ″ ″

مفعول مفاعیل ″ ″

۳۳۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

مفعولن فاعلن ″ ″

مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

۳۴۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

مفعولن مفعولن مفعولن فع

مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

″ ″ مفاعیلن فع

۳۵۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع

″ مفاعیل مفاعیلن فاع

″ مفاعلن ″ فع

″ مفاعیل ″ فاع

۳۶۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

″ ″ ″ ″

″ ″ مفاعیل فعل

مفعولن مفعول مفاعیلن فع

۳۷۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

مفعولن فاعلن ″ ″

مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

مفعولن مفعولن مفعولن فع

۳۸۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول

″ مفاعیل ″ ″

مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

″ مفعول مفاعیل فعول

۳۹۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

″ ″ ″ ″

″ ″ مفاعیلن فاع

″ ″ مفاعیل فعول

۴۰۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

″ ″ ″ ″

″ ″ مفاعیل فعول

″ ″ مفاعیلن فاع

۴۱۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
״ ״ ״ ״
״ ״ مفاعیلن فع
״ مفاعیل مفاعیل فعل

۴۲۔ مفعولن مفعولن مفعول فعل
״ ״ ״ ״
״ فاعلن مفاعیل فعول
״ مفعول ״ فعل

۴۳۔ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
مفعول مفاعیلن ״ ״
مفعولن مفعول مفاعیلن فع
مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

۴۴۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
״ ״ ״ ״
״ مفاعیل مفاعیل فعول
״ مفاعیلن مفعولن فاع

۴۵۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعول
״ ״ ״ ״
״ مفاعیل مفاعیلن فع
مفعولن مفعولن مفعول فعل

۴۶۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
مفعولن مفعول ״ ״
״ فاعلن مفاعیلن فع
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

۴۷۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
״ ״ ״ ״
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
״ ״ مفاعیلن فع

۴۸۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
״ ״ ״ ״
״ ״ ״ ״
״ ״ ״ ״

۴۹۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعل
״ ״ ״ ״
مفعولن مفعول مفاعیلن فع
مفعول مفاعیلن مفعول فعل

۵۰۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
״ ״ ״ ״
״ مفاعیل مفاعیلن ״
״ مفاعیلن مفعولن ״

۵۱۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
" مفعول مفاعیلن فاع
" فاعلن مفاعیل فعول
" " مفاعیلن فاع

۵۲۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
" " " "
" " " فعول
" " " فعل

۵۳۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
" " " "
مفعولن مفعولن مفعولن "
مفعول مفاعیل مفاعیلن "

۵۴۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
مفعولن فاعلن " "
" " مفاعیلن فع
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

۵۵۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
" " " "
" " " فع
" " " فاع

۵۶۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
" " " "
مفعولن فاعلن " "
مفعول مفاعلن " "

۵۷۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
مفعولن فاعلن " "
مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
" مفاعیل مفاعیلن فع

۵۸۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
" " " "
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

۵۹۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
" " " "
" مفاعیل مفاعیل فعول
" مفاعلن مفاعیلن فع

۶۰۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
" " " "
" مفاعیل مفاعیل فعل
" مفاعلن مفاعیلن فع

۶۱۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
″ ″ ″ ″
مفعولن مفعول مفاعیل فعل
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

۶۲۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
مفعولن فاعلن ″ ″
مفعول مفاعیل ″ فاع
مفعولن فاعلن ″ فع

۶۳۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
″ ″ ″ ″
″ ″ ″ ″
″ ″ ″ ″

۶۴۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
″ ″ ″ ″
مفعولن مفعول ″ فعول
مفعول مفاعیل ″ فعل

۶۵۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
مفعولن مفعولن ″ ″
مفعول مفاعیلن ″ فع
″ مفاعیل مفاعیلن فع

۶۶۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
مفعول مفاعیل ″ ″
مفعولن فاعلن ″ ″
مفعول مفاعلن ″ ″

۶۷۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
مفعول مفاعیل ″ ″
″ ″ مفاعیل فعل
″ ″ مفاعیلن فع

۶۸۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
″ مفاعلن ″ ″
″ ″ ″ ″
″ مفاعیل ″ ″

۶۹۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
مفعول مفاعیل ″ ″
مفعولن مفعولن مفعول فعل
″ ″ ″ ″

۷۰۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
″ ″ ″ ″
مفعولن مفعول ″ ″
مفعول مفاعیل ″ ″

۷۱- مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
مفعولن مفعول " "
" " " "
" " " "

۷۲- مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
" مفاعیلن مفعول "
مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
مفعول مفاعیل " فعل

۷۳- مفعولن مفعولن مفعول فعول
" " " "
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
" مفاعیلن مفعول فعول

۷۴- مفعولن مفعولن مفعول فعول
" " " "
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
" " " فاع

۷۵- مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
" " " "
مفعول مفاعیل " "
" " " "

★

افسوس حاصل کا

ہے ہم کو تو شعر کا فقط اک سودا
ہو ہم سے نہ کارِ دیں نہ کارِ دنیا
ہوتی ہے جنھیں کہ مصحفیؔ عقلِ معاش
پتھر سے بھی کرتے ہیں وہ روٹی پیدا

اس کتاب کے اچھے اشعار شہریار، گوپی چند نارنگ،
بانی، زیب غوری، بلراج کومل، کیسری کشور، فرخ جعفری،
انیس اشفاق اور محبوب الرحمٰن کی محبتوں کے مرہون منت ہیں۔

کلک حافظ شکریں شاخ نبات است بچیں
کہ در ایں باغ نہ بینی ثمرے بہتر ازایں